بسم اللہ الرحمن الرحیم

واٹر پلانٹ سے بچا ہوا پانی استعمال کرنا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

واٹر پلانٹ جہاں منرل واٹر بنتا ہے، وہاں ایسا پانی بھی ہوتا ہے، جسے وہ ویسٹ کررہے ہوتے ہیں، وہ اسے گٹر میں پھینک دیتے ہیں، جبکہ وہ ویسٹ کیا جانے والا پانی، وضو کرنے، نہانے، دھونے وغیرہ کے لیے قابل استعمال ہوتا ہے، گندا، اور ناپاک نہیں ہوتا، پس اگر ہمارے پاس اور پانی موجود نہ ہو، تو کیا اسے وضو غسل کرنے اور کپڑے دھونے کے لیے یوز کرسکتے ہیں؟

جواب

پوچھی گئی صورت میں اگر پلانٹ والوں کی صراحتا اجازت سے پانی لیا جائے مثلاجس وقت وہ ضائع کررہے ہوں، اس وقت ان سے کہہ دیا کہ اسے ضائع نہ کریں، ہمیں دے دیں، تو یوں لے کر استعمال کرنے میں حرج نہیں، اور اگر ان کی طرف سے صراحتا اجازت معلوم نہیں، تو تب بھی یہ پانی لینا جائز ہے، کیونکہ جب معلوم ہے کہ پلانٹ والے یہ پانی ضائع کردیتے ہیں، تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اگر کوئی اس پانی کو اپنے استعمال میں لے آئے، تو مالکان کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا، اور وہ اسے منع نہیں کریں گے، لہذا ایسا پانی، مباح پانی ہے، جسے کوئی بھی اپنے استعمال میں لاسکتا ہے۔ اور جب یہ پاک ہے، تو اسے کپڑے وغیرہ دھونے کے لیے بھی استعمال کرسکتے ہیں، اور اگر اس کے مستعمل ہونے کا علم نہیں، تو اس سے وضو اور فرض غسل کرنا بھی درست ہے۔

بسوط سرخسی میں ہے "ثم مایجدہ نوعان: (أحدھما) مایعلم أن مالکہ لا یطلبہ کقشور الرمان والنوی. (والثانی) مایعلم أن مالکہ یطلبہ. فالنوع الأول لہ أن یأخذہ وینتفع بہ "ترجمہ: انسان کو جو چیز کہیں پڑی ہوئے ملے، وہ دو طرح کی ہوتی ہے، ایک یہ کہ جس کے بارے میں وہ جانتا ہے کہ اس کے مالک کو اس کی طلب نہیں ہے جیسے انار کے چھلکے، گٹھلی، دوسری وہ چیز ہے کہ جس کے بارے میں معلوم ہو کہ اس کے مالک کو اس کی طلب ہوگی، پہلی قسم کا حکم یہ ہے کہ وہ چیز لے سکتے ہیں اور اس سے نفع بھی اٹھا سکتے ہیں۔ (المبسوط للسرخسی جلد 11، صفحہ 2، دار المعرفۃ، بیروت)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ جد الممتار میں اخروٹ کے بارے میں فرماتے ہیں: "لو ترکہ صاحبہ تحت الأشجار علی جھۃ الاعراض بحیث علم أنہ یرضی بأخذہ ولا یزاحم آخذہ فھو ح بمنزلتہ أی بمنزلۃ النوی فی کونہ مباحا، لأن المدار علی دلیل الاباحۃ وقد وجد "ترجمہ: اگر اخروٹ کے مالک نے اعراض کی نیت سے درختوں کے نیچے اخروٹ چھوڑ دئے، اس طرح کہ معلوم ہو کہ اخروٹ کا مالک، کسی کے بھی لے لینے پر راضی ہے اور اخروٹ لینے والے سے وہ مزاحمت نہیں کرے گا تو اس صورت

میں وہ اخروٹ مباح ہونے کے اعتبار سے گٹھلی کی طرح ہیں، کیونکہ دارومدار مباح ہونے کی دلیل پر ہے اور یہاں وہ دلیل پائی گئی ۔ (جد الممتار، جلد5، صفحہ418، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مزید ایک مقام پر فرمایا : "أقول: أما ان طرح مثل القشور والرمان من الأشياء التي يرمى بها عادة على وجه الاعراض يعلم أن صاحبها لا يطلبها ولو رأى غيره يأخذها ويتصرف فيها لا يزاحمه ولا ينهاه اباحة فمجمع عليه بين علمائنا، لا نعلم فيه خلافا"

ترجمہ : میں یہ کہتا ہوں کہ چھلکے اور انار جیسی چیزیں جو عادتاً اعراض کی نیت سے پھینک دی جاتی ہیں، جس کے مالک کے بارے میں معلوم ہو کہ اسے ان چیزوں کی طلب نہیں ہے، اگر مالک کسی کو لیتے ہوئے اور اس میں تصرف کرتے ہوئے دیکھے گا تو بھی منع نہیں کرے گا اور مزاحمت نہیں کرے گا تو ایسی اشیاء کا مباح ہونا ہمارے علماء میں بالاجماع ثابت ہے، اس میں ہمیں کسی کا اختلاف معلوم نہیں ہے ۔ (جد الممتار، جلد4، صفحہ337، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بہار شریعت میں ہے "بیرون شہر درختوں کے نیچے جو پھل گرے ہوں اگر اُن کی نسبت معلوم ہو کہ کھالینے کی صراحۃً یا دلالۃً اجازت ہے جیسے اُن مواقع میں جہاں کثرت سے پھل پیدا ہوتے ہیں راہگیروں سے تعرض نہیں کرتے ایسے مواقع میں کھانے کی اجازت ہے مگر درختوں سے توڑ کر کھانے کی اجازت نہیں مگر جہاں اس کی بھی اجازت ثابت ہو تو توڑ کر بھی کھا سکتا ہے ۔ "(بہار شریعت، جلد2، حصہ 10، صفحہ483، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ القوی تحریر فرماتے ہیں : "اب رہا یہ امر کہ بہشتی کا بھرا ہوا پانی مستعمل ہو گیا یا نہیں ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ مستعمل نہیں، کہ اولاً : نامعلوم پر حکم نہیں لگایا جاسکتا، یہ کہاں سے معلوم کہ اس وقت بہشتی کے ہاتھ دھلے ہوئے نہ تھے، ہنوز وہم مسائل طہارت و نجاست میں معتبر نہیں بلکہ اس معاملہ میں ظن مجرد کا بھی لحاظ نہیں... تو جب نجاست میں ایسے خیالات پر بناءِ کار نہیں تو استعمالی آب میں کہ یہ اخف ہے کیونکر ایسے اوہام معتبر ہوں گے ؟ لہذا پانی اپنی اصلی حالتِ طہارت اور طہوریت پر باقی رہے گا... ثانیاً : اگر معلوم بھی ہو کہ یہ بے وضو ہے اور اس کا ہاتھ نہ دھلا ہوا نہیں، جب بھی مستعمل نہیں کہ مشک میں ڈالتے وقت پانی حالتِ جریان میں ہوتا ہے اور آبِ جاری تو نجس کی ملاقات سے بھی نجس نہیں ہوگا... تو اگر اس کا ہاتھ نہ دھلا تھا تو اب دھل گیا اور پانی چونکہ جاری ہے لہذا مستعمل نہ ہوا ۔ "(فتاوی امجدیہ، ج 01، ص 15، 16، مکتبہ رضویہ، آرام باغ روڈ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا محمد نوید چشتی عطاری مدنی

فتوی نمبر : WAT-4983

تاریخ اجراء : 18 ذوالقعدۃ الحرام 1447ھ/06 مئی 2026ء